سوال

حج بدل سے بچنے والی رقم کس کی ہوگی؟

جواب

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اگر کوئی آدمی کسی سے کچھ رقم لے تاکہ وہ اس کے ساتھ حج کرے اور یہ رقم حج کے خرچ سے زیادہ ہو، تو اس کے لیے لازم نہیں ہے کہ بچ جانے والی رقم دینے والے کو واپس کرے اِلَّا یہ کہ دینے والے نے کہا ہو کہ اس میں سے حج کر لو اور یہ نہ کہا ہو کہ ان کے ساتھ حج کر لو۔ اگر اس نے یہ کہا ہو کہ اس میں سے حج کر لو، تو اس صورت میں حج کے خرچ سے بچ جانے والی رقم اسے واپس کرنا لازم ہوگی۔ اب مالک کی مرضی کہ وہ چاہے تو نہ لے اور اگر چاہے تو واپس لے لے۔ اگر اس نے یہ الفاظ کہے ہوں کہ اس کے ساتھ حج کر لو تو اس صورت میں بچ جانے والی رقم واپس کرنا ضروری نہیں الا یہ کہ دینے والے کو امور حج کے بارے میں علم نہ ہو اور وہ یہ سمجھتا ہو کہ حج پر بہت اخراجات آتے ہیں اور اس نے ناواقفیت کی وجہ سے بہت سی رقم دے دی ہو تو اس صورت میں اس پر حقیقت حال کو واضح کرنا واجب ہے، یعنی اسے چاہیے کہ وہ اسے یہ بتا دے کہ حج پر اتنی رقم خرچ ہوئی ہے۔ آپ نے مجھے استحقاق سے زیادہ رقم دے دی تھی۔ اگر وہ بچ جانے والی رقم بھی اسے دے دے اور اس سے واپس نہ لے تو پھر اس کے لیے اسے اپنے پاس رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 409

محدث فتویٰ